سید کاشف گیلانی

سچ کہو کیا یہی آدابِ مسلمانی ہیں

اے مسلمانو! بڑا وقت کٹھن ہے جاگو
ظلم کے پاؤں تلے دشت و دمن ہے جاگو

متحد ہو کے زمانے کا تقاضا سمجھو
یہ ہے دُشمن بڑا بُزدل اسے بھاگا سمجھو

اس گراں خوابی سے اے اہل بصیرت اُٹھو
آنے والی ہے کوئی دن میں قیامت اُٹھو

ظلم کا ابر رواں گرجے کہاں کیا معلوم
کِس نشیمن پہ گرے برق تپاں کیا معلوم

سونے والوں نے یہ سمجھا کہ سحر ہی نہ ہوئی
انقلاب آ گیا اور اُس کی خبر ہی نہ ہوئی

حوصلہ اس لیے دُشمن کا فزوں ہوتا ہے
دہر میں روز مسلمانوں کا خُوں ہوتا ہے

ہم مسلماں نہیں افغانی و ایرانی ہیں
سچ کہو کیا یہی آداب مسلمانی ہیں

پانی کی طرح بہا غیرت ایماں کا لہو
خُود مُسلماں نے کیا آہ مُسلماں کا لہو

نام آباء کیا بدنام مُسلمانوں نے
بیچ دی غیرتِ اسلام مُسلمانوں نے

آج ہم کُفر سے مرعوب ہُوئے جاتے ہیں
قُوّت جبر سے مغلوب ہوئے جاتے ہیں

اُمت شاہ اُممؐ بانیِ بیداد نہیں
معرکہ بدر و اُحد کا ہمیں کیا یاد نہیں

ظلم سہہ کر بھی زباں تشنۂ فریاد نہیں
کیا ہمیں خُونِ حُسینؓ ابن علیؓ یاد نہیں

مال و دولت کو رذیلوں نے خدا سمجھا ہے
سر بازار شہیدوں کا لہو بیچا ہے

اہل جبروت کی تائید کی حامی بھر لی
ہم نے دجال کے بیٹے کی غلامی کرلی

لذت راحت عُقبیٰ نہیں دل میں باقی
سرفروشی کی تمنّا نہیں دل میں باقی

کون کہتا ہے کہ موت سے ڈرنا اچھا
ڈر کے جینے سے تو سو بار ہے مرنا اچھا

کُفر للکار رہا ہے علی الاعلان ہمیں
مار ڈالے نہ کہیں عزم کا فُقدان ہمیں

جب کسی نعمت ربی سے نہیں ہے محروم
سجدۂ شکر سے پھر کیوں یہ جبیں ہے محروم

اپنی کرنی سے مرے دور کے شداد ڈریں
آنے والی ہے فلک سے کوئی اُفتاد ڈریں

کب ہے فرعون بچا کب کوئی ہامان بچا
اُن کی سِطوت رہی باقی نہ ہی سامان بچا

کافر اللہ کی لاٹھی سے نہ بچ پائیں گے
ہم علم ، سیدِ ابرار کا لہرائیں گے